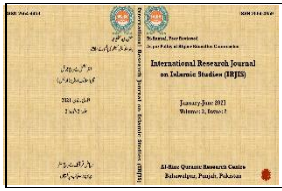

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

قرآن حکیم میں مذکور حشرات الارض کے طبی فوائد

The Medical Benefits of Insects Mentioned in the Quran

1. Dr. Farzana Iqbal,
Head of the Department of Islamic Studies,
The Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: frazana.iqbal@gscwu.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-00026958-6391

2. Nazia Atta,
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
The Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur, Punjab, Pakistan
Email: naziaatta51@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-7721-2533

3. Dr. Muhammad Yaseen (Corresponding Author),
Assistant Professor of Islamic Studies,
National Textile University Faisalabad, Punjab, Pakistan
Email: yaseen@ntu.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-8909-4079

To cite this article: Dr. Farzana Iqbal, Nazia Atta and Dr. Muhammad Yaseen. 2023. "قرآن حکیم میں مذکور حشرات الارض کے طبی فوائد: The Medical Benefits of Insects Mentioned in the Quran". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 5 (Issue 1), 36-47.

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 5 || January - June 2023 || P. 36-47
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-5-1-4/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.05.01.u4
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 June 2023

License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

Islamic medicine holds great significance, evident through the advancements achieved by the people of Islam. This can be observed in establishment of world-renowned hospitals in Baghdād, Damascus, Cairo, Granada, Cordoba, and Ashbaliya. Scholars like Al-Ḥāwī have imparted their knowledge in European medical universities for over six centuries. Within the diversity of creation, including different forms, shapes, limbs, movements, and actions, we witness creatures of varying qualities, exemplifying the perfection and omnipotence of Allah Almighty. Furthermore, upon closer study, seemingly irrational creatures reveal astonishing

aspects of their way of life. It is a testament to Allah's unlimited power that He can accomplish anything according to His will. This article explores the medical benefits of insects mentioned in the Quran, shedding light on their remarkable qualities and the wisdom behind their creation.
Keywords: Medical, Benefits, Earth Insects, Quran, Sunnah

1. تمہید:

دینِ اسلام کا یہ امتیازی وصف ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو اعتدال کی راہ پر چلنے کی تلقین کرتا ہے۔ کسی بھی شعبے سے متعلق اسلام کی تعلیمات کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات ہر جز سے واضح ہو جائے گی۔ انسان جب مصائب وآلام کا شکار ہوتا ہے تو دین اسلام مسلمانوں کو اپنے خالق کی بارگاہ میں رجوع اور دعا والتجا کے ساتھ ساتھ دیگر جائز اسباب اختیار کرنے کی بھی ترغیب دیتا ہے۔ یہاں تک کہ متعدد امراض کے حوالے سے دین اسلام نے انسانوں کے فائدے کے لیے کچھ تجاویز بیان فرمائی ہیں، جن کا علم احادیث نبویہ ﷺ سے معلوم ہوتا ہے، اور اسی کو طبِ نبوی ﷺ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ قبل از اسلام کی تاریخ کا اگر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس زمانہ جاہلیت میں طبی علم تقریباً فراموش ہو چکا تھا۔ بلکہ طبی طریقہ علاج کو غلط سمجھا جاتا تھا۔ اسلام کی آمد سے بھٹکے ہوئے انسان کو ہدایت و نجات کی راہ ملی اور زمانہ جاہلیت کے جاہلی جھاڑ پھونک اور دم سے نجات ملی اور علاج کا دینی تصور پیدا ہوا۔ لیکن صد افسوس کہ طبِ نبوی ﷺ جو ایک مقدس موضوع فکر تھا، جس کی روشنی میں تجویز کردہ دوا وامور فوائد سے مالامال تھے، اب صرف کتابوں کی حد تک محدود ہو گئے ہیں۔

اس لیے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ طبِ نبوی ﷺ سے متعلق احادیث کے ذخیرہ کو عالمِ اسلام کے سامنے لایا جائے اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے؛ چنانچہ اسی مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ذیل میں قرآن حکیم میں مذکور حشرات الارض اور ان کے طبی فوائد کو ذکر کیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ"[1]

اور اللہ نے پیدا فرمایا ہے ہر جانور کو پانی سے۔ تو ان میں کچھ تو رینگتے ہیں پیٹ کے بل، اور ان میں سے بعض چلتے ہیں دو ٹانگوں پر اور ان میں سے بعض چلتے ہیں چار ٹانگوں پر۔ پیدا فرماتا ہے اللہ جو چاہتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

قرآن مجید میں جن حشرات کا نام آیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

بعوض۔ مچھر (البقرہ:26) ذباب۔ مکھی (الحج:73) نحل۔ شہد کی مکھی (النحل:68) عنکبوت۔ مکڑی (العنکبوت:41)

جراد۔ ٹڈی (الاعراف:133) نمل۔ چیونٹی (النمل:18) فراش۔ تتلی (القارعہ:4)

2. حشرات الارض کے بارے میں حکم:

حشرات الارض کے بارے میں اختلاف رائے ہے۔ ہمارے اصحاب نے جنگلی چوہا، عام چوہا، بچھو اور تمام قسم کے ہوام الارض (حشرات الارض) کا گوشت مکروہ یعنی حرام سمجھا ہے۔ ابن ابی لیلیٰ کا قول ہے کہ اگر سانپ کو ذبح کر لیا جائے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام مالک اور اوزاعی کا بھی یہی قول ہے، البتہ اوزاعی نے ذبح کی شرط نہیں رکھی۔

1Al-Quran, Al-Noor, 24:45

لیث بن سعد کا قول ہے کہ شہد کی مکھیوں کے انڈوں سے نکلے ہوئے بچے کھا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ابن القاسم نے امام مالک سے روایت کیا ہے کہ مینڈک کھا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

3.حشرات الارض کو مارنے کا شرعی حکم:

حدیث مبارکہ ہے:

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:"إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةُ، وَالنَّحْلَةُ، وَالْهُدْهُدُ، وَالصُّرَدُ"[3]

(حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے چار جانوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے،چیونٹی،شہد کی مکھی،ہدہد،لٹورا[4])

بعض اوقات گھروں میں چیونٹیاں،مچھر،مکھیاں اور کھٹمل وغیرہ بہت زیادہ پائے جاتے ہیں،جن سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہے۔چیونٹیاں بستروں پر چڑھ جاتی ہیں اور انسان کی آنکھوں اور بدن کے دوسرے حصوں پر کاٹ لیتی ہیں،جس سے انسان شدید تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے،آیا ان کو فنس وغیرہ اسپرے کرکے مارنا جائز ہے یا نہیں،اس کا جواب یہ ہے کہ خود سے ضرر کو دور کرنے کے لیے ان کو مارنا جائز ہے اور بلا وجہ کسی کو مارنا جائز نہیں ہے۔اور اس کی اصل وہ احادیث ہیں جن میں آپ ﷺ نے کاٹنے والے کتے،چوہے،سانپ اور بچھو کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔[5]

4.النحل(شہد):

شہد اردو زبان کا لفظ ہے،فارسی اور ہندی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے،اور عربی میں اس کو عَسَل کہا جاتا ہے۔[6]

قرآن مجید نے شہد کی مکھی کو اتنی اہمیت دی کہ ایک سورۃ اس(شہد)کے نام سے اتاری،اور اس کے فوائد واعجازات کو بھی بیان فرمایا،جو کہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس(شہد کی مکھی)سے حاصل شدہ عناصر انسانوں کے لیے کس قدر افادیت کے حامل ہیں۔

اللہ جل شانہ نے شہد کو بہت سی بیماریوں میں شفاء کا باعث قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ"[7]

(اس(شہد)میں لوگوں کے لیے شفاء ہے)

اس آیت کی تفسیر میں مولانا مفتی شفیعؒ اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

"یہ آیت مبارکہ رب کریم کی قدرت کاملہ پر دلالت کرتی ہے،کہ ایک چھوٹے سے حشرات میں کس طرح فائدہ مند مشروب پیدا کرتا ہے۔جبکہ وہ حشرات خود ذہریلا ہے۔اس زہر سے یہ نفع بخش مشروب حقیقتاً خالق کائنات کی قدرت کی دلیل ہے۔"[8]

یہی وجہ ہے کہ کتابِ لاریب میں حکم ربّانی ہے:

2: Al-Jassas, Abu Bakr Ahmad bin Ali al-Razi, Ahkam al-Quran, (Islamabad: International Islamic University, 1999), 5/50.
3: Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath, al-Sunan, (Beirut: Al-Maktabah al-Asriyyah, s.n.), Hadith number 5267
4 : (Sabz rang ka parindah jo chhote parondon ka shikar karta hai) .سبز رنگ کا پرندہ جو چھوٹے پرندوں کا شکار کرتا ہے
5: Ghulam Rasool Saeedi, Tabeen al-Quran, (Lahore: Farid Book Stall, 2009), 6/494.
6 : Maulana Abdul Hafeez Balyawi, Al-Munjid, (Lahore: Maktaba Qudoosiyah, 2009), page 557
7 : Al-Qur'an, An-Nahl, 16:69.
8: Mufi Muhammad Shafi, Maulana, Ma'arif al-Quran, (Karachi: Idara Ma'arif, 2008), page 364

"يَخْرُجُ مِنۢ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ"[9]

(اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے (شہد) جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں)

خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمودات سے بھی شہد کی اہمیت وافادیت کا اندازہ ہوتا ہے، جن میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ، كُلَّ شَهْرٍ، لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ"[10]

(حضرتِ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر مہینے تین دن تک صبح میں شہد چاٹے، تو اس کو کوئی بڑی مصیبت نہیں پہنچے گی)

ایک اور حدیث مبارکہ ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ: الْعَسَلِ، وَالْقُرْآنِ"[11]

(حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: تمہارے لیے دو چیزوں میں شفاء ہے، شہد اور قرآن)

حضرت محمد ﷺ کی یہ حدیثِ مبارک بڑی جامعیت کی حامل ہے، اس میں طبِ الٰہی و بشری، دواء ارضی و سماوی اور طبِ جسدی و نفسی کو جمع فرما کر دونوں کو اختیار کرنے کا کہا گیا ہے۔ جس طرح کسی بھی جسمانی مرض کے علاج کے لیے ڈاکٹروں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، اسی طرح روحانی اور قلبی امراض جیسا کہ جھوٹ، کینہ، تکبر اور حسد وغیرہ، ان سے اپنے قلب و روح کو پاک و صاف رکھنے کے لیے خداوند پاک کی الہامی کتاب قرآن حکیم کو پڑھنا، آپ ﷺ کی سنّت کو اختیار کرنا، علماء کرام اور نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا بھی لازم ہے، اور یہ ہماری اخروی کامیابی کا ذریعہ بھی ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ:كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الحَلْوَاءُ وَالعَسَلُ"[12]

(امّ المؤمنین حضرتِ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آقائے دوجہاں حضرت محمد ﷺ کو حلواء (میٹھی چیز) اور شہد مرغوب تھا)

ایک اور حدیث مبارکہ ہے:

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ، فَقَالَ:اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ، فَقَالَ:اسْقِهِ عَسَلًاثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ:اسْقِهِ عَسَلًاثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ؟ فَقَالَ:صَدَقَ اللَّهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ"[13]

(حضرتِ ابوسعیدؓ فرماتے ہیں: ایک آدمی حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو عسل (شہد) پلاؤ، پھر وہ دوسری مرتبہ

9: Al-Qur'an, Al-Nahl, 16:69
10:Abu Abdullah Ibn Majah, Al-Sunan, (Dar Ihya al-Kutub al-Arabiyya, n.d.), Hadith number 3450.
11 : Ibn Majah, Al-Sunan, Hadith number 3452.
12: Abu Abdullah Muhammad bin Ismail Al-Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, (Dar Tawq al-Naja, 1422 AH), Hadith number 5682.
13: Al-Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, Hadith number 5684.

آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو عسل (شہد) پلاؤ پھر وہ تیسری مرتبہ آیا، آپ ﷺ نے فرمایا:
اس کو عسل (شہد) پلاؤ، پھر آیا اور کہنے لگا میں نے (ہدایت پر) عمل کیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، لہذا اسے شہد پلاؤ، پس اسے پلایا تو شفایاب
ہو گیا۔)

مذکورہ بالا حدیث میں شہد کی افادیت معلوم ہونے کے ساتھ ساتھ طب کے ایک انتہائی اہم اصول کی نشاندہی بھی ہو رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی بھی بیماری کے علاج کے لیے دوا کی مقدار، اس کا وقت اور مریض کی قوّت کا لحاظ رکھنا از حد ضروری ہے۔ ورنہ دوا اثر انداز نہ ہو گی۔ جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔ یہ حدیث علم العلاج اور ماہئیت مرض کے بارے میں ایک روشن راہ ہے۔ کیونکہ اسہال کا سبب آنتوں میں سوزش ہے، علاج کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے آنتوں کو صاف کیا جائے، پھر جراثیم مارے جائیں، اور شہد میں یہ صلاحیت تھی کہ وہ یہ دونوں کام کر سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ سے تعلیم پانے والے صحابہ کرام بھی شہد کو بہت پسند کرتے تھے۔[14]

أ۔ شہد کے فوائد:

شہد کی افادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود اہتمام سے شہد کا استعمال فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ صبح کے وقت شہد کے شربت کا پیالہ پیتے اور بعض اوقات بعد نماز عصر کے بھی پیتے تھے۔ ان اوقات میں جب پیٹ خالی ہو تو شہد پینا جسم کے لیے فائدہ مند ہے۔

سائنسی تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اللہ ربّ العزّت نے انسانوں کو غذا کے طور پر جتنی چیزیں عطاء کی گئی ہیں، ان سب میں اشیاء اور نعمتوں میں نحل (شہد) ایک جامع غذا ہے۔ بلکہ طبی اعتبار سے تو یہ بے مثل ہے۔ یورپ اور کئی دیگر ممالک میں کئی ادویات میں اس کا استعمال کیا جارہا ہے۔ اسی طرح بیرون ملک ہسپتالوں میں چہرے کی حفاظت کے لیے کاسمیٹکس میں اس کا استعمال کیا جارہا ہے۔[15]

اطباء نے تحقیق اور تجربات کے ذریعے شہد کے متعدد فوائد بیان کیے ہیں۔ ذیل میں چند درج ہیں:

1 - اطباء کے مطابق شہد پیاس کو بجھاتا ہے۔

2۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: "عَلَيْكَ بِالْعَسَلِ فَإِنَّه جَيِّدٌ لِلْحِفْظِ"، شہد حافظے کے لیے بہترین چیز ہے، اس کا اہتمام کرو۔"

3۔ اسہال کی شکایت دور کرنے کے لیے شہد بہترین ہے۔

4۔ حدیث کے مطابق ہر مہینے میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لینے سے کوئی بیماری نہیں ہوتی۔

5۔ حدیث کے مطابق شہد ایک بہترین دوا ہے۔

6۔ گردے کی سوزش کے لیے شہد اور پانی بہترین علاج ہے۔

7۔ شہد کو بارش کے پانی میں ملا کر پینا مبارک اور باعث شفاء ہے۔

8۔ شہد زخموں کے لیے بھی مفید ہے۔

9۔ حدیث کے مطابق نبی کریم ﷺ نے مختلف امراض میں شہد کا شربت یا دودھ میں شہد ملا کر نوش فرمایا اور لوگوں کو بھی اس کی تلقین فرمائی۔

---

14 : Dr. Khalid Ghaznavi, Tib-e-Nabvi aur Jadeed Science, (Lahore: Al-Faisal Nashran wa Tajran Kutub, 1989), page 157.

15: Abdullah Masood, Fazil, Maulana, Tib-e-Nabvi aur Shahad, (Karachi: Mahnama Darul Uloom, 2017), Issue 7, p. 101.

10-شہد کا کثرت سے استعمال کرنا متعدد بیماریوں (استسقاء، یرقان، عسر البول، ورمِ طحال، فالج، لقوہ،) میں فائدہ مند ہے۔

11 -دانتوں کے لیے شہد ایک بہترین ٹانک ہے، شہد سے مسوڑھوں کے ورم میں بھی آرام ملتا ہے۔ شہد کے استعمال سے دانت چمکدار ہوتے ہیں۔

12- صبح نہار منہ شہد پینے سے پرانی قبض کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

13 -عام طور پر بڑھاپے میں انسان ان تین مسائل سے دوچار ہوتا ہے۔ 1: کمزوری، 2۔ بلغم کی شکایت، 3۔ جوڑوں کے درد کی شکایت۔ خداوند پاک کی یہ قدرت ہے کہ شہد میں ان تینوں مسائل کا حل موجود ہے۔

14 - شہد چہرے کے بہت سے مسائل میں مفید ہے، جیسا کہ دانے، مہاسے وغیرہ۔[16]

15۔ شہد بہت سے فوائد کا حامل ہے۔ نہار منہ نیم گرم پانی میں شہد ملا کر پینے سے جسم کی فالتو چربی پگھل جاتی ہے۔ دانتوں میں شہد کا پیسٹ کرنے سے دانت چمکدار ہوتے ہیں۔ شہد سے دانتوں کی حفاظت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سردی کے موسم میں ٹھنڈ سے بچانے کے لیے نونہال بچوں کے لیے شہد مفید ہے۔ شہد غذا کے موقع پر غذا، دوا کے وقت دوا اور شربت کی جگہ شربت ہے۔[17]

ب. شہد کی مکھی کے عجیب وغریب افعال:

اللہ تعالیٰ نے نحل (شہد کی مکھی) کے نفس اور اس کی طبیعت میں ایسی چیز رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ ایسا عجیب وغریب گھر بناتی ہے کہ عقل والے ایسا گھر بنانے سے عاجز ہیں اور اس کی حسب ذیل وجوہ ہیں:

- شہد کی مکھی مسدس شکل میں، اس کے تمام ضلعے برابر ہوتے ہیں۔ اور انسان بھی ایسا مسدس بغیر اسکیل اور پرکار کی مدد کے نہیں بناسکتے۔
- یہ بات تو ثابت ہے کہ اس شکل (مسدس) کے علاوہ کسی اور اشکال میں اگر گھروں کو بنایا بھی جائے تو کوئی نہ کوئی جگہ خالی ضرور رہ جاتی ہے۔ لیکن اگر مسدس کی کی شکل میں گھر بنائیں جائیں تو کوئی بھی جگہ خالی نہیں رہتی۔ شہد کی مکھیوں کا اس حکمت کے مطابق گھر بنانا ایک عجیب امر ہے۔
- شہد کی مکھیوں ایک ملکہ ہوتی ہے اور وہ باقی تمام مکھیوں پر حکومت کرتی ہے۔ تمام مکھیاں اس کے حکم کی تعمیل کرتی ہیں۔
- شہد کی مکھیاں جب بھی اپنے چھتوں سے باہر نکلتی ہیں تو موسیقی کی مثل ایک قسم کی آواز نکالتی ہوئی جاتی ہیں اور انہی (آوازوں) کے سبب وہ اپنے چھتوں کی طرف واپس آتی ہیں۔
- اللہ ربّ العزّت کے حکم (قدرت کاملہ) سے صبح صبح (درخت) پتوں پر شبنم گرتی ہے، اور ان پتوں پر شبنم کے باریک ذرّات ہوتے موجود ہیں، شہد کی مکھیاں ان پتّوں سے وہ باریک ذرّات چوس لیتی ہیں۔ اور سیر ہونے کے بعد وہ مزید ذرّات بھی کھا لیتی ہیں اور اپنے چھتوں میں جا کر ان کو اُگل دیتی ہیں اور آئندہ کے لیے اپنی خوراک ذخیرہ کر لیتی ہیں۔
- ایسا بھی کہا جاتا ہے کہ شہد کی مکھیاں پھلوں اور پھولوں وغیرہ سے جو رس چوستی ہیں، کڑوا یا میٹھا، اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے اس رس کو شہد بنا دیتا ہے۔[18]

---

16 : Abdullah Masood, Tib-e-Nabvi aur Shahad, Issue 7, p. 106.
17 : Imam Shams al-Din Muhammad bin Abi Bakr Ibn al-Qayyim al-Jawziyya, Tib-e-Nabvi, (Lahore: Maktaba Mohammadia, 2008), page 51.
18: Ghulam Rasool Saeedi, Allama, Tabeen al-Quran, 6/494.

5.مکڑی:

ارشادباری تعالیٰ ہے:

"مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ"[19]

(ان نادانوں کی مثال جنھوں نے بنالیے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور دوست، مکڑی کی سی ہے۔اس نے (جالے) کا گھر بنایا۔اور (تم سب جانتے ہو) کہ مکڑی کا گھر سب گھروں میں سے سب سے کمزور ہوتا ہے، کاش وہ بھی اس (حقیقت) کو جانتے۔)

مکڑی کا گھر درج ذیل وجوہات کی وجہ سے کمزور ہوتا ہے:

- عام طور پر گھروں میں چھت، دیواریں اور دروازے ہوتے ہیں۔ چھت کی وجہ سے گھر والے آندھی، طوفان، دھوپ اور بارش وغیرہ سے محفوظ و مامون ہوتے ہیں۔دیواروں کی وجہ سے وہ طوفانی ہواؤں سے بچ جاتے ہیں۔اور دروازوں کی وجہ سے وہ سرد ہواؤں، دشمنوں، اجنبیوں اور ہر قسم کی مخالفت یا پریشانی سے بچے رہتے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس مکڑی جو گھر بناتی ہے وہ کمزور اور غیر محفوظ اس لیے ہوتا ہے کہ اس کی نہ چھت، نہ دیواریں اور نہ دروازہ ہوتا ہے۔دھوپ کی شعائیں اس کے اندر آجاسکتی ہیں، سردی کے تھپیڑوں سے محفوظ نہیں ہوتا اور ذراسی تیز ہوا یا آندھی سے بکھر کر گر جاتا ہے۔
- انسانوں کے گھر اینٹ، سیمنٹ، بجری اور لوہے کی مدد سے بنائے جاتے ہیں جو کہ مضبوط اور محفوظ ہوتے ہیں۔وہ انسان کو ہر قسم کے حالات میں تحفظ فراہم کرتے ہیں۔اور انسان ان گھروں میں رہتے ہوئے آندھی، طوفان اور بارش وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔اسی طرح اگر لکڑی کا گھر بنایا جائے تو وہ انسان کو پانی، بارش اور آندھی وغیرہ سے تو محفوظ رکھتا ہے لیکن آگ سے محفوظ نہیں رکھ سکتا۔
- ایک گھر وہ ہوتا ہے جو کپڑے کا خیمہ ہوتا ہے، اس سے انسان کو صرف سایہ میسر ہوتا ہے۔اس کے علاوہ آندھی، طوفان، بارش وغیرہ میں وہ انسان کو کوئی تحفظ نہیں دے سکتا۔
- اور پھر ان مذکورہ بالا سارے گھروں میں سے سب سے زیادہ کمزور مکڑی کا گھر ہے۔کیونکہ نہ صرف یہ کہ وہ آندھی وطوفان میں محفوظ نہیں ہوتا بلکہ اس کو ایک جگہ قرار یا ثبات بھی حاصل نہیں ہوتا۔ جس گھر میں بھی مکڑی جالے بناتی ہے تو جب گھر والے گھر کی صفائی کرتے ہیں تو ان جالوں کو صاف کر دیا جاتا ہے۔تو اس لحاظ سے یہ سب سے کمزور گھر ثابت ہوئے۔جو کوئی تحفظ فراہم نہیں کر سکتے۔[20]

6.چیونٹی:

ارشادباری تعالیٰ ہے:"قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ "[21]

(چیونٹی نے کہا:اے چیونٹیوں اپنے اپنے مساکن میں گھس جاؤ)

نملہ کے معنی ہیں "چیونٹی"، پہلو میں چیونٹی کے مشابہ ایک پھنسی ہو جاتی ہے اس کو بھی "نملۃ" کہتے ہیں۔[22] جس طرح چیونٹی آہستہ آہستہ جسم پر رینگتی ہے اور کاٹتی ہے، اسی طرح چغلی کی تکلیف بھی انسان کو آہستہ آہستہ ڈنک مارتی رہتی ہے' اور چغلی کرنے والے کو نمال اور نمام کہتے ہیں۔[23]

19: Al-Qur'an, Al-Ankabut, 29:41.
20 : Ghulam Rasool Saeedi, Tabeen al-Quran, 9/83.
21 : Al-Quran, Al-Naml (27):18.
22 : Abdul Hafeez Balyawi, Al-Munjid, page 930.
23: Raghib Asfahani, Al-Mufradat, (Beirut: Maktaba Nazar Mustafa, 1418 AH), 2/656.

حدیث مبارکہ ہے:

"قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ، فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الأُمَمِ تُسَبِّحُ"[24]

(ایک چیونٹی نے انبیاء میں سے ایک نبی کو کاٹا تو اس نبی نے چیونٹیوں کی بستی کو جلانے کا حکم دیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: "کہ ایک چیونٹی کی وجہ سے آپ نے تسبیح کرنے والی امتوں میں سے ایک امّت کو جلا دیا۔)

اس حدیث میں نقصان دینے والی چیونٹی کو ہلاک کرنے کی اجازت ہے' تو جب تمام چیونٹیاں نقصان دینے والی بن جائیں تو نقصان ہونے سے پہلے حفاظت کے طور پر انہیں ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ تمام چیونٹیاں نقصان دینے والی نہیں ہوتیں۔

چیونٹی جیسی چھوٹی مخلوق بھی ایک نظام سے چل رہی ہے اور ان کی بھی کوئی ملکہ ہوتی ہے۔ ملکہ اپنے تجربے اور بصیرت میں ان سے بڑی ہوتی ہے۔ اس ملکہ نے کہا اندیشہ ہے کہ تم روندی نہ جاؤ۔ ایسا ہوا بھی تو یہ صرف بے خبری میں ہوگا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام (بوجہ پیغمبر ہونے کے) اور ان کے ساتھی (بوجہ صحابہ ہونے کے) جان بوجھ کر تم پر ظلم نہیں کریں گے۔ قرآن کریم پیغمبروں کو ان کے صحابہ کے جلو میں رکھتا ہے اور انہی سے آگے ان کی راہ چلتی ہے۔[25]

أ. مقام عبرت:

چیونٹیوں جیسی ادنیٰ مخلوق بھی اتنا علم ضرور رکھتی ہے کہ کسی پیغمبر کے صحابی جان بوجھ کر کسی پر زیادتی نہیں کریں گے، مگر افسوس کے بعض لوگ اس بات کو نہ سمجھ پائے کہ حضرت خاتم النبیین کے صحابی کسی دنیا طلبی میں کسی سے خلافت غصب نہ کر سکیں گے۔[26]

ب. چیونٹی کی زندگی سے اہم اسباق:

چھوٹی سی چیونٹی میں سیکھنے کی بہت چیزیں موجود ہیں۔ چند چیزیں ذیل میں درج ہیں:

1۔ نظم و نسق: چیونٹیاں نظم و نسق کی پابند ہوتی ہیں۔ اکثر چیونٹیوں کی لمبی قطاریں دیکھی جاتی ہیں۔ چیونٹیوں کی یہ قطاریں نظم و نسق کو ظاہر کرتی ہیں۔ اور شاید انسانوں نے یہ قطار بندی کا سلیقہ انہی سے لیا ہے، مگر ایک اہم سبق لینا بھول گئے کہ یہ نظم و نسق صرف قطار کی حد تک نہیں بلکہ معاشرے کو منظم کرنے کے لیے بھی از حد اور تا عمر ضروری ہے۔

2۔ خیر خواہی: چیونٹیوں کی جماعت میں خیر خواہی کا قرینہ بھی پایا جاتا ہے۔ جس طرح کتابِ حکیم میں سورۃ النمل میں حضرت سلیمانؑ کے واقعہ میں بیان ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ کی فوج آئی تو چیونٹی نے اپنی برادری میں اعلان کیا کہ اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ، ایسا نہ ہو کہ حضرت سلیمان کا لشکر تمہیں روند ڈالے اور انہیں معلوم ہی نہ ہو۔

آج بھی اگر چیونٹیوں کی سرگرمیوں پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ جیسے ہی تیز ہوا کا جھونکا آئے یا کوئی اور نقصان دہ چیز اس کے سامنے آئے تو وہ تیزی سے واپس مڑتی ہے اور جاتے ہوئے سب کو حالات کی اطلاع دیتے ہوئے آگے بڑھتی ہے۔

ایک طرف اللہ ربّ العزّت کی یہ چھوٹی اور ننھی سی مخلوق ہے جو خیر خواہی کے جذبہ سے سرشار ہے اور دوسری طرف ہم غفلت میں ڈوبے اور خیر خواہی کے جذبے سے عاری انسان ہیں۔

---

24 : Al-Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, Hadith number 3019.
25: Dr. Allama Khalid Mahmood, Athar al-Tanzil, (Lahore: Dar al-Ma'arif, 1984), page 157.
26 : Dr. Allama Khalid Mahmood, Athar al-Tanzil, 1/157.

3۔امیر کی اطاعت: امیر کی اطاعت کا جذبہ ہمیں چیونٹیوں کی زندگی پر غور کرنے سے ملتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام والے واقعے میں جب چیونٹی نے سب کو اپنے اپنے بلوں میں جانے کا حکم دیا اور سب نے مان لیا۔ کسی نے اس کے حکم سے انکار نہ کیا۔ ان کا اپنی رانی چیونٹی کے حکم کو ماننا یہ ثابت کرتا ہے کہ امیر کی اطاعت میں بھلائی ہے۔ اگر وہ اپنے امیر کی اطاعت نہ کرتیں تو کچلی جاتیں۔ تو معلوم ہوا کہ معاشرے یا ملک کو خطرات سے محفوظ رکھنے کے لیے امیر کی اطاعت از حد ضروری ہے۔ اور اگر کوئی قوم اپنے امیر کی پیروی نہیں کرے گی تو وہ نقصان میں رہے گی۔

4 - منظم طرزِ معاشرت: قرآن حکیم کے بیان اور جدید سائنس کے انکشافات سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ چیونٹیاں نہ صرف بولتی ہیں ،بلکہ رہائش کے لیے ان کی مستقل کالونیاں اور بستیاں ہیں۔

چیونٹیوں کی مکمل طور پر ایک طرز زندگی ہوتی ہے، جس میں وہ مکمل طور پر نظم معاشرت کی پاسداری کرتی ہیں۔ نر اور مادہ کے فرق کے ساتھ ہفتوں سے لے کر کئی سالوں تک ان کی زندگی طویل ہوتی ہے۔ وہ آپس میں کام تقسیم کر لیتی ہیں۔ اور جس کے ذمہ جو کام ہو وہی اپنا کام پورا کرنے کی ذمہ دار ہے۔

5۔ایک دوسرے کا خیال: چیونٹیوں میں ایک دوسرے کا خیال رکھنے کی صفت پائی جاتی ہے۔ چیونٹیاں ایک دوسرے کا خیال رکھتی ہیں۔ نسل کی بقا، انڈوں کی حفاظت اور دیکھ بھال نر کے ذمہ ہوتی ہے، اور وہ اپنی ذمہ داری بخوبی سرانجام دیتی ہے۔

6۔اپنے کام سے کام: چیونٹیاں ہر وقت حرکت میں رہتی ہیں۔ اور اپنے کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتی ہیں۔ چیونٹیوں کو کبھی بھی ایک جگہ خاموشی کے ساتھ ٹھہرا ہوا نہیں دیکھا ہو گا۔ اس لیے کہ وہ اپنے کام میں مصروف رہتی ہیں اور جو کہ معاشرے کا ایک اہم اصول ہے۔ جس سے ہم غافل ہیں۔ اور ہر وقت اپنا کام چھوڑ کر دوسروں کی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں۔

7۔اتحاد: چیونٹیوں کی زندگی منظم ہوتی ہے اور ان میں اتحاد پایا جاتا ہے۔ کوئی بھی مشکل کام سرانجام دینا ہو، کسی مشکل سے لڑنا ہو، کوئی بھاری چیز اٹھانی ہو تو ساری چیونٹیاں مل کر اپنا مقصد حاصل کرتی ہیں۔ چیونٹیوں کا یہ اتحاد انسانوں کے لیے ایک پیغام اور سبق ہے۔

8۔محنت اور خود اعتمادی: محنت اور خود اعتمادی دیگر حشرات کی نسبت چیونٹیوں میں یہ زیادہ پائے جاتے ہیں۔ چیونٹیاں محنت کرتی ہیں اور کبھی بھی جلدی ہار نہیں مانتیں۔ کسی چیز کو منتقل کرنا ہو تو مستقل مزاجی اور محنت سے گھنٹوں اس کام میں لگا دیتی ہیں۔

اس کے علاوہ اور بہت سی خصوصیات اللہ ربّ العزّت نے اس چھوٹی سی مخلوق میں ودیعت رکھی ہیں۔[27]

7. مکھی:

مکھی کے لیے عربی میں "ذباب" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔[28] حدیث مبارکہ ہے:

"أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ، فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَالأُخْرَى شِفَاءً"[29]

(ابو ھریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اسے ڈبو دے، بے شک اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں دوا شفاء ہے۔)

اس حدیث میں درج ذیل چند باتیں قابل غور ہیں:

27Saalik,Adeeb,Bonti,Chiyonti.ki,Zindagi,seEhamAsbaq,(http://mazameen.com/personality.html,2021)
28 : Balyawi, Masbah al-Lughat, page 254.
29 : Al-Bukhari, Al-Jami' al-Sahih, Hadith number 3320.

اول: پہلی بات یہ کہ آپ ﷺ کے دور میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ مکھی جراثیم کی حامل ہوتی ہے۔(جب کبھی مکھی کسی بھی مائع چیز میں گرنے لگتی ہے تو وہ احتیاط کے طور پر اپنا ایک پر اٹھا لیتی ہے، تاکہ اڑنے کا امکان بحال رہے۔)

دوم: اگر ایسی صورت حال ہو جائے تو آنحضرت ﷺ نے پوری مکھی کو کھانے کے برتن میں ڈبو کر پھر پھینک دینے کا حکم فرمایا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مکھی کے ایک پر میں جراثیم ہوتے ہیں جو بیماری کا سبب بنتے ہیں، جبکہ دوسرے پر میں ایسے جراثیم ہوتے ہیں جو ان بیماری والے جراثیم کے اثر کو ختم کرتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے بیماری والے پر کو پہلے ڈبونے سے جو اثرات ہوتے ہیں وہ پوری مکھی کو کھانے میں ڈبونے سے زائل ہو جاتے ہیں۔

اس بارے میں سائنسدانوں نے تجربات کیے ہیں۔ اور ان کو تجربات کی بدولت یہ معلوم ہوا ہے کہ مکھی کی پشت پر دباؤ سے ڈالنے سے پتہ چلا کہ ایک خاص قسم کے جراثیم ہوتے ہیں جو دائیں بائیں پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ جراثیم اینٹی بائیوٹک ہوتے ہیں۔

پرانے زمانے میں بھی مکھیوں کے ذریعے مختلف علاج ہوتے رہے ہیں اور عصر حاضر میں بھی سرجری کے بعض شعبوں میں مکھیوں کے ذریعے علاج کیا گیا ہے۔ رواں صدی کی پہلی تین دہائیوں میں تو مکھیاں اسی مقصد کے لیے پالی جاتی تھیں۔ اس علاج کی بنیاد یہ ہے کہ مکھیوں میں کچھ ایسے بیکٹیریا کا انکشاف ہوا ہے جو جراثیم کُش ہیں۔ انہیں جراثیم کی سرکوبی کے لیے کام میں لایا جاتا ہے۔[30]

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات بھی ثابت ہو رہی ہے کہ مکھیوں میں شفا کا پہلو بھی ہے۔ یعنی کچھ مادے ایسے ہیں جو جراثیم کش ہیں اور اس زہر کا اثر زائل کرنے والے ہیں جو زہر خود یہ مکھیاں لے کر آتی ہیں۔[31]

8. مچھلی:

عربی زبان میں مچھلی کے لیے "حوت" کا لفظ مستعمل ہوتا ہے۔ حوت بمعنیٰ "بڑی مچھلی"[32] ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا"[33]

(اس نے کہا کہ بھلا آپ نے دیکھا کہ جب ہم نے پتھر کے پاس آرام کیا تھا تو میں مچھلی (وہیں) بھول گیا اور مجھے (آپ سے) اس کا ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا' اور اس نے عجب طرح سے دریا میں اپنا راستہ لیا)

حدیث مبارکہ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَاءِ الْبَحْرِ:هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ"[34]

(حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریا(سمندر) کے پانی کے متعلق فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے)

30 : Dr. Allama Yusuf Al-Qaradawi, Fatawa Yusuf al-Qaradawi, (Kitab wa Sunnat, Dot Com), 1/64.
31: Yusuf Qaradawi, Fatawa Yusuf, 1/64.
32: Al-Hajj Moulvi Firozuddin, Firoz al-Lughat, (Lahore: Firoz Sons, n.d.), 567.
33 : Al-Qur'an, Al-Kahf (18):63.
34 : Al-Nasai, Sunan al-Nasai, Hadith number 4350.

أ. افادیت:

مچھلی کے بہت سے فوائد ہیں، جو اطباء نے وقت فوقتاً اپنے تجربات کے ذریعے بتائے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مچھلی خشک کھانسی، تپ دق، گردہ کی کمزوری، پیچش و یرقان، اور جگر کی کمزوری میں فائدہ مند ہے۔ مچھلی کھانے سے گلے کی خرابی دور ہوتی ہے۔ اس کا شوربہ ادویات اور جانوروں کے زہر کو دور کرتا ہے۔ مچھلی پیاس پیدا کرتی ہے۔ مچھلی کھانے کے بعد تھوڑی سی سونٹھ کھا لینے سے پیاس ختم ہوتی ہے۔ مچھلی کھانے کے بعد پانی پینا صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ مچھلی کو دودھ، انڈے اور کسی گوشت کے ساتھ نہیں کھانا چاہیئے۔ باسی مچھلی کھانے سے گریز کرنا چاہیے۔ تازہ مچھلی کے آگ پر سیکے ہوئے کباب بہترین ہیں۔ نوجوانوں کے لیے میٹھے پانی کی مچھلی بہتر ہے۔ آٹا یا نمک لگا کر رکھی اور تلی ہوئی مچھلی زیادہ ہاضم ہے۔ مچھلی کا شوربہ آنتوں کے زخم کے لیے مفید ہے۔ مچھلی کو جلا کر لیپ کرنے سے برص بیماری کے داغ دھبے دور ہو جاتے ہیں۔

تازہ مچھلی کو آگ پر رکھنے کے بعد، جو رطوبت ٹپکے اس کو اسٹور کرلیں، تین دن تک صبح کان میں ڈالیں، کان کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اطباء کے نزدیک مچھلی قوت دیتی ہے۔ ہاضمہ کم کرتی ہے اور مزاج کو ہشاش رکھتی ہے۔[35]

ب. مچھلی کا تیل:

مچھلی کا تیل کئی طرح کا ہوتا ہے۔ بہترین تیل وہ ہے جو کاڈ قسم کی مچھلی کے تازہ جگر سے نکالا جائے، یہ ہلکے زرد رنگ کا ہوتا ہے، ذائقہ اور بو مچھلی کی طرح ہوتی ہے۔

ج. مچھلی کے تیل کے فوائد

- کارڈلیور تیل ایک عمدہ قسم کا ہے۔ یہ ہمارے کھانوں کے لیے فائدہ مند ہے۔
- سردی کے موسم میں مچھلی کا تیل استعمال کرنا مفید اور صحت کے لیے بہتر ہوتا ہے۔
- انجائنا کے مریض کو مچھلی کا تیل استعمال کرنے سے شفا ملتی ہے۔
- مچھلی کے تیل کی سب سے منفرد اور اہم بات یہ ہے کہ اس کا استعمال کرنا فائدہ مند ہے، نقصان دہ نہیں۔
- مچھلی کا تیل استعمال کرنے یا پھر مچھلی کی گولیاں کھانے سے سانس کی بیماریاں نہیں ہوتیں۔
- مچھلی کھانے سے وزن معتدل رہے گا۔
- مچھلی کھانے سے کولیسٹرول کنٹرول میں رہتا ہے۔[36]

9. خلاصہ بحث:

تخلیق حشرات الارض کے پیچھے بے شمار حکمتیں ہیں جن تک ہم انسانوں کی عقل کی رسائی ممکن نہیں۔ لیکن حشرات الارض کی تخلیق کی سب سے بڑی وجہ حق تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ"[37]

جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اللہ کی تسبیح کرتے ہیں)

قرآن کریم کی تقریباً 200 آیات مبارکہ جانوروں سے متعلق ہیں۔ اور قرآن حکیم میں کل 35 جانوروں کا نام کے ساتھ ذکر آیا ہے، اور ان میں پرندے، حشرات، پالتو و جنگلی جانور وغیرہ شامل ہیں۔ کچھ سورتوں کے نام بھی جانوروں کے نام پر ہیں، جیسے البقرہ (گائے)۔ شہد کی مکھی کے

---

35 https://ubqari.org/article/ur/details/4201----Mahnama Ubqari, Dec,2013
36 https://addon.life/ur/2020/07/17/fish-salmon-nutrition-cancer-risk/
37: Al-Qur'an, Al-Hashr (59):1.

بارے میں حکم ربّانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی فرمائی۔ فرقان حکیم میں ان (حقیر) جانوروں کا تذکرہ کرنے پر کافروں نے تعجب کیا، جس کے متعلق قرآن میں آیا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا "[38]

(بے شک اللہ اس بات سے عار نہیں کرتا کہ مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز (مثلا مکھی، مکڑی وغیرہ) کی مثال بیان فرمائے۔ جو مومن ہیں، وہ یقین کرتے ہیں، وہ ان کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے، اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے خدا کی مراد ہی کیا ہے)

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

38 : Al-Qur'an, Al-Baqarah (2):26.